Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۰ رجب ۱۳۹۵ھ ۲۱ وفا ۱۳۵۴ ہش ۲۱ جولائی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۶۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کا اصل مغز اور روح دعا ہے اس لئے نماز میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرو

دعا اور نماز کے جو آداب اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں انہیں ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے

"نماز کی ظاہری صورت پر اکتفاء کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اُتر جائے بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں چاہیئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔ نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷)

"نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہو سکتا ہے ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جائے اور اس کو اپنا عرضِ حال کرنے کا موقع بھی ہو لیکن وہ اس وقت تو کچھ نہ کہے لیکن جب دربار سے باہر آجائے تو اپنی درخواست پیش کرے اس سے اسے کیا فائدہ؟ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے۔ تمہیں جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو اور پورے آداب کو ملحوظ رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دعا کے آداب بھی بتائے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸)

"نماز اپنی زبان میں نہیں پڑھنی چاہیئے خدا تعالیٰ نے جس زبان میں قرآن شریف رکھا ہے اس کو نہیں چھوڑنا چاہیئے ہاں اپنی حاجتوں کو اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے سامنے بعد مسنون طریق اور اذکار کے بیان کر سکتے ہیں مگر اصل زبان کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے عیسائیوں نے اصل زبان کو چھوڑ کر کیا پھل پایا کچھ بھی باقی نہ رہا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۱ وفا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

گر پڑنے کی وجہ سے بائیں گھٹنے پر سخت چوٹ آگئی ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

احمدی بچوں کی نمایاں کامیابیاں

(۱) عزیزہ ناہید شیخ بنت ڈاکٹر شیخ شمیم احمد صاحب سرگودھا بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۷۵۷ نمبر لے کر بورڈ میں پانچویں نمبر پر اور ضلع سرگودھا میں لڑکیوں میں اوّل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ہر رنگ میں ان کے لئے اور جماعت کے لئے مبارک کرے۔ آمین

بزرگانِ و احبابِ جماعت سے استدعا ہے کہ وہ عزیزہ کی بیش از پیش ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر تعلیم)

(۲) عزیزم عبد الشکور ابن چوہدری عبد الغفور صاحب (سابق درویش) اس سال میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ نمبر لے کر گورنمنٹ ہائی سکول راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان میں اوّل اور پوری تحصیل راجن پور میں دوم رہا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی کامیابی مبارک کرے اور یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو اور عزیز کو مقبول خدماتِ دین کی توفیق نصیب ہو۔ آمین

(میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خاں)

چندہ مجلس انصار اللہ و اشاعت و تعمیر ہر ماہ ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲؍ وفا ۱۳۵۴ ہش
۱۲؍ جولائی ۱۹۷۵ء

حقیقی ایمان کو جانچنے کا خدائی ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ ایک وہ جو محض زبانی طور پر ایمان لے آتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسلام پر ایمان لا کر اس کے عملی تقاضوں کو پورا کر دکھاتے ہیں۔ یہ فرق اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرمایا ہے کہ محض زبانی اقرار اور حقیقۃً ایمان لانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جو لوگ محض زبانی طور پر ایمان لاتے ہیں وہ فی الحقیقت ایمان سے ابھی کوسوں دور ہوتے ہیں اور عنداللہ مومن کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے۔ البتہ جو زبانی اقرار کے بعد ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کر دکھاتے ہیں وہی حقیقی مومن ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان اعراب یعنی ان دیہاتیوں کو جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں محض زبانی اقرار کی حد تک آپؐ کو خدا کا رسول تسلیم کیا تھا مومن تسلیم نہیں کیا اور فرمایا:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ (الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کر لی ہے کیونکہ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ ایمان کسی کے دل میں داخل ہوا ہے یا نہیں؟ سو اس امر کو آشکار کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے ابتلاؤں کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کا اقرار کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ ابتلاؤں میں سے ضرور گزارتا ہے تاکہ خود ان پر اور دوسروں پر منکشف ہو سکے کہ آیا ایمان ان کے دلوں میں بھی داخل ہوا ہے یا نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ (العنکبوت آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ کیا (اس زمانہ کے) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں انکو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کر دیگا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور انکو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو ضرور آزماتا ہے اور ان پر آنیوالی آزمائشوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ امر آشکار ہو جائے۔ کہ ایمان ان کے دلوں میں بھی داخل ہوا ہے یا نہیں یعنی وہ صرف زبانی اقرار کی حد تک ہی ایمان لائے ہیں یا فی الحقیقت ایمان انکے رگ و ریشہ میں اس حد تک سرایت کر گیا ہے کہ وہ عنداللہ مومن کہلا سکیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ایمان اور ابتلاء کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جہاں ایمان ہے وہاں ابتلاء ہے اور جہاں ایمان نہیں وہاں ضروری نہیں کہ ابتلاء ہو۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ الحجرات کی آیت قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ایمان اُس وقت ہوتا ہے جب ابتلاء کے موقع آویں۔ جن پر ایمان لانے کے بعد ابتلاء کے موقعے نہیں آئے وہ اسلمنا میں داخل ہیں۔ انہوں نے تکلیف کا نشانہ ہو کر نہیں دیکھا بلکہ وہ اقبال اور نصرت کے زمانہ میں داخل ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ فخر کا نام اور خطاب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ) ان کو نہ ملا بلکہ النَّاس (رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا) ان کا نام رکھا کیونکہ وہ ایسے وقت داخل ہوئے جب کام چل پڑا اور رسول اللہؐ نے اپنی صداقت کی روشنی دکھلائی اُس وقت دوسرے مذاہب حقیر نظر آئے تو سب داخل ہو گئے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۸)

ابتلاؤں کی اس عظیم الشان برکت کی وجہ سے ہی اہل اللہ نے ابتلاؤں کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے بلکہ عدم ابتلاء کو خطرہ کی علامت قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتلاؤں کے یکسر مفقود ہونے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غیر شعوری طور پر دل پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے اور ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک آ پہنچتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے یکسر لاپرواہ ہو کر بہائم کی سی زندگی بسر کرنے لگتا ہے اور پھر بھی سمجھتا یہ ہے کہ وہ پکا مومن اور مسلمان ہے حالانکہ وہ عنداللہ ہرگز بھی مومن نہیں ہوتا۔ وہ اَسْلَمْنَا کی حدود میں تو داخل ہوتا ہے اٰمَنَّا سے اس کا دور سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہوتا ہے اور ابتلاء آتے ہی حقیقی مومنوں پر ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان کے ساتھ ابتلاؤں کے تعلق اور ان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اس سے اُس کی رضاء بالقضاء اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں۔ جن لوگوں کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اُن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ ایسا شخص خودکشی میں آرام دیکھتا ہے۔ مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر اس قسم کے ابتلاء آویں اور تاکہ اللہ تعالیٰ پر اُس کا یقین بڑھے۔

... جن کو تفرقہ اور ابتلاء نہیں آتا ان کا حال دیکھو کہ کیسا ہوتا ہے۔ وہ بالکل دنیا اور اس کی خواہشوں میں منہمک ہو گئے ہیں۔ ان کا سر اوپر کی طرف نہیں اُٹھتا۔ خدا تعالیٰ کا ان کو بھول کر بھی خیال نہیں آتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کو ضائع کر دیا اور بجائے اس کے ادنیٰ درجہ کی باتیں حاصل کیں۔ ایمان اور عرفان کی ترقی ان کے لئے وہ راحت اور اطمینان کے سامان پیدا کرتی جو کسی مال و دولت اور دنیا کی لذت میں نہیں ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ ایک بچہ کی طرح آگ کے انگارہ پر خوش ہو جاتے ہیں اور اس کی سوزش اور نقصان رسانی سے آگاہ نہیں۔ لیکن جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اور جن کو ایمان اور یقین کی دولت سے وہ مالا مال کرتا ہے ان پر ابتلاء آتا ہے۔

جو کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی ابتلاء نہیں آیا وہ بدقسمت ہیں۔ وہ ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زبان ہے مگر وہ حق بول نہیں سکتی، خدا کی حمد اس پر جاری نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ انکی آنکھیں ہیں مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں بلکہ وہ بدکاری کیلئے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور راحت کہاں سے میسر آئے۔ یہ مت سمجھو کہ جس کو ہم و غم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے۔ نہیں، خدا اُسکو پیار کرتا ہے، جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ **غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے** جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کی پچیسویں ۲۵ مجلس مشاورت کا انعقاد

ڈیڑھ صد سے زائد نمائندگان کی شرکت۔ مرکزی عہدیداران کا سہ سالہ انتخاب

آئندہ سال کا تربیتی اور تعلیمی لائحہ عمل چھ کروڑ روپیہ کے بجٹ کی منظوری

خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مبلغ انڈونیشیا

(۳)

خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا دو روزہ اجتماع

مجلس مشاورت کے انعقاد کے تیسرے دن یعنی ۲۲ مئی کو مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا دو روزہ اجتماع شروع ہوا۔ یہ اجتماع بھی مسجد ہدایت جاکرتا میں منعقد ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اجتماع کے دونوں دنوں کی کارروائی نہایت کامیاب رہی۔ کل پانچ اجلاس ہوئے جن میں علاوہ اور پروگراموں کے خدام الاحمدیہ کی شوریٰ اور نئے عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی بھی شامل تھی۔ ۲۲ مئی کو صبح ۹ بجے تلاوت قرآن کریم اور عہد نامہ دہرائے جانے کے بعد اس اجتماع کا افتتاح محترم مولانا امام الدین صاحب رئیس التبلیغ نے کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے خطاب کرتے ہوئے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ اور مکرم الحاج صدر الدین یحییٰ پنتو صاحب نے بھی خدام سے مختصر خطاب کیا۔ شوریٰ کے اجلاسوں کی کارروائی ڈاکٹر نعیم احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں ہوتی رہی جس میں متعدد بیرونی مجالس کی طرف سے آمدہ تجاویز اور پیش کردہ مسائل زیر بحث آئے۔ انتخاب کی کارروائی مرکزی مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے نمائندے جناب راڈن آدینگ حمید صاحب سیکرٹری وصایا کی نگرانی میں ہوئی۔ آخری اجلاس کے اختتام کے بعد قائد خدام الاحمدیہ جاکرتا جناب حمزہ احمد عزیز صاحب نے اپنے مکان پر بیرونجات سے آنے والے نمائندگان کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر ابوبکر علی بسلامہ جناب خلیل احمد صاحب ڈاکٹر بدر کامل۔ جناب گوناون صاحب۔ اور جناب محمد طیب صاحب کا نمائندہ انصار اللہ اور جناب نعیم احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ نے تقاریر کیں۔

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کا اجتماع

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳ ہجرت (مئی) کو سوا آٹھ بجے شام شروع ہوا۔ پہلے اجلاس کا آغاز حسب قاعدہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو بیگم مسعود احمد صاحب بانڈونگ نے کی بعد میں محترم رئیس التبلیغ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد بیگم ابراہیم آف بانڈونگ کی اقتداء میں جملہ اماء اللہ نے لجنہ اماء اللہ کا عہد دوہرایا۔ پھر بیگم صدر الدین یحییٰ پنتو صاحب نے جو اس اجتماع کی مجلس استقبالیہ کی صدر تھیں اپنی اور اپنی ساتھیوں کی طرف سے تمام بہنوں کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ بہنوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان ہیں اور آج ایک بار پھر آپ اسلام کی ترقی اور احمدیت کی اشاعت کے اسی مقصد کی خاطر جمع ہوئی ہیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ میں آپ سب کا دلی خیر مقدم کرتی ہوں اور آپ سب کو یقین دلاتی ہوں کہ مجھے اور میری ساتھیوں کو آپ بہنوں کی خدمت کر کے دلی خوشی اور راحت نصیب ہوگی۔

بیگم پنتو صاحبہ کے بعد محترمہ بیگم مریم سوجی ہادی ریان صاحبہ نے جو لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی صدر ہیں بہنوں سے خطاب کیا اور اجتماع کے انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور پھر حکومت کا بھی شکریہ ادا کیا جس نے اس اجتماع کے انعقاد کی اجازت دی تھی نیز جماعت کے عہدیداروں اور دوسرے منتظمین کا بھی شکریہ ادا کیا جن کی اعانت اور راہنمائی سے اس اجتماع کا انعقاد ممکن ہو سکا تھا۔

آپ کے اس خطاب کے بعد پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا جناب مرتولو صاحب نے جو گذشتہ روز ہی قریباً ڈیڑھ ماہ تک غیر ملکی دوروں پر رہنے کے بعد واپس جاکرتا پہنچے تھے بہنوں کے اس اجتماع سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا۔ میں اس وقت اپنی بہنوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس امر کو یاد رکھیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ سال جماعت کے لئے "تربیت کا سال" قرار دیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ہر قسم کے پروگرام کو حضور کے اسی ارشاد کی روشنی میں بنائیں۔ آپ نے بہنوں کو روحانی ترقی کے لئے باقاعدگی کے ساتھ تہجد کی نماز ادا کرنے۔ دعاؤں میں شغف۔ نظام کی اطاعت اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

محترم مرتولو صاحب کے بعد مکرم مولانا امام الدین صاحب رئیس التبلیغ نے خواتین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں موجودہ زمانے میں احمدی خواتین کے کردار کی اہمیت سے آگاہ کیا اور دین کے لئے مزید قربانیوں کی تحریک کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات اور پھر اس دور میں کئی مخلص احمدی خواتین کی قربانیوں کی مثالیں دیتے ہوئے خواتین کو تحریک کی کہ وہ اس عظیم الشان روحانی انقلاب کے لئے جو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ دنیا میں مقدر ہے صحابیات کے نقش قدم پر چلیں اور دنیا پر ثابت کر دیں کہ احمدی خواتین دین کی خدمت میں کسی سے پیچھے نہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے بہنوں کو اس امر کی تلقین کی کہ وہ ہمیشہ اپنی زندگیوں میں اسلام کے احکام اور سنت نبوی کی پیروی کا لحاظ رکھیں اور خلاف شریعت رسوم و رواج اور کلچر اور فیشن کے نام پر جو تباہ کن اور بد نتائج اپنے نیچے رکھتی ہیں ان سے کلیتہً احتراز کریں۔ آپ نے کہا ہمارا فرض ہے کہ ہر وہ امر جو شریعت اور سنت نبوی کے خلاف ہے اسے ایک گندی چیز سمجھ کر اپنے سے پرے پھینک دے اور اسے پاس تک نہ پھٹکنے دیں۔

محترم رئیس التبلیغ صاحب کے اس مؤثر خطاب کے بعد محترمہ بیگم مکی احمد صاحب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے آمدہ دعائیہ پیغام کا انڈونیشی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد اس اجلاس کے نقطہ عروج کے طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کے نام مختصر دعائیہ پیغام بذریعہ تار موصول ہوا تھا۔ اس کا ترجمہ محترمہ بیگم یوسف احمدی صاحب نائب صدر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا (جن کے صاحبزادے عبد السلام یوسف صاحب ان دنوں جامعہ احمدیہ ربوہ زیر تعلیم ہیں) نے پڑھ کر سنایا۔

مورخہ ۲۴/۵ کو مزید تین اجلاس مختلف اوقات میں ہوئے۔ پہلے اجلاس میں شوریٰ کی تمام کارروائی کے علاوہ محترم رئیس التبلیغ صاحب نے ایک بار پھر بہنوں سے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر جاکرتا میں موجودہ مسجد اور مشن ہاؤس کے ناکافی ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بہنوں کو ایک وسیع تر مسجد اور مشن ہاؤس اور ایک علیحدہ ہال کی ضرورت کا احساس دلایا اور انہیں مالی قربانی کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اگرچہ یہ تحریک ایک لحاظ سے بالکل نئی تھی لیکن ہماری مخلص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہنوں نے اسی وقت حد درجہ اخلاص اور ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قریباً پانچ لاکھ روپیہ نقدی - زیورات اور وعدوں کی صورت میں فوری طور پر پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں کو اپنی جناب سے بہت بہت جزا دے اور ان کے اخلاص میں اور زیادہ برکت عطا فرمائے۔ محترم رئیس التبلیغ صاحب نے اس ایمان افروز نظارہ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے بہنوں کا بھی شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے مزید دعائیہ کلمات کہے نیز بتایا کہ اس سلسلہ میں عنقریب ایک مستقل کمیٹی مقرر کر دی جائے گی جو باقاعدہ پروگرام کے ماتحت ساری جماعت میں اس غرض کے لئے تحریک کرے گی۔ باقی بہنیں ایسی تحریک کے وقت زیادہ سے زیادہ قربانی کریں تاکہ ہم جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کے پیش نظر خانہ خدا اور اپنے مکانوں کو مزید وسعت دے سکیں اور جماعت کی موجودہ ضروریات باحسن وجوہ پوری ہو سکیں۔ وباللہ التوفیق۔

اسی روز دوسرے اجلاس میں مرکزی عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ نیز تلاوت قرآن کریم۔ تقاریر۔ ذہانت۔ لجنات کی کارکردگی اور دستکاری اور حاضری کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے مقابلوں میں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب۔ مکرم صالح النجدی صاحب بعد مکرم ابوبکر علی لبلاہ صاحب نے اور تقاریر کے مقابلے میں مکرم صالح النجدی صاحب اور مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری نے ججز کے فرائض سرانجام دئے۔ آخری اجلاس میں انتخاب کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا نیز تقسیم انعامات کی کارروائی بھی عمل میں آئی۔

حاضری کے اعتبار سے بانڈونگ اور جوگجاکرتا کی لجنات اوّل اور دوم ٹھہریں انہیں مرحوم مولانا ابوبکر ایوب صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا و مبلغ ہالینڈ کی بیگم صاحبہ نے لجنہ کی طرف سے انعامات تقسیم کئے۔ اسی طرح تلاوت قرآن کریم کے مقابلے کے انعامات مکرم مولوی محمد ایوب صاحب لوکل مبلغ لاحت (سماٹرا) کی بیگم صاحبہ نے ذہانت کے انعامات محترمہ بیگم صاحبہ یحییٰ پنتو صاحب نے دستکاری کے انعامات محترمہ بیگم حاجی پرمادی صاحب نے اور اعلیٰ کارکردگی کے اعتبار سے بانڈونگ کی لجنہ کو اوّل آنے پر محترمہ بیگم رسلی صاحب سیکرٹری مالیات و تصنیف لجنہ اماء اللہ نے انعامات تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران کو بھی جو نئی مجلس عاملہ کے لئے منتخب نہیں ہو سکی تھیں ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر لجنہ کی طرف سے ہدایا پیش کئے گئے۔ اور ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

تقسیم انعامات کی اس کارروائی کے بعد الوداعی تقریب یعنی Dorai Malam Re Rata کا آغاز ہوا۔ اس تقریب کی صدارت کے فرائض صدر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا محترمہ بیگم مریم سوجی ہادی ایمان صاحب نے اور سیکرٹری کے فرائض بیگم علی احمد صاحبہ نے ادا کئے۔ اس موقعہ پر گاروت۔ چیباتس۔ بوگر۔ بانڈونگ۔ سینگاپرنا اور واناسگرا کی لجنات کی نمائندگان نے اپنی اپنی طرف سے شکریہ اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ سال کے لئے لجنات کی عمومی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے مزید مشورے دئے۔ نیز لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی نئی عہدیداران نے اپنے اپنے شعبہ سے متعلق کام کو تیز کرنے اور باقاعدہ رپورٹ بھجوانے کی غرض سے بہنوں کو تحریک کی۔ اس کے ساتھ ہی اجتماعی دعا کے ساتھ رات پونے بارہ بجے یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان تمام اجتماعات میں اوّل سے لے کر آخر تک مسلسل لجنہ اماء اللہ جاکرتا کی مستعد بہنوں نے بیگم یحییٰ پنتو اور بیگم ڈاکٹر احمد اعلان صاحب کی نگرانی میں جملہ مہمانوں کے کھانے کا انتظام نہایت درجہ خوش اسلوبی سے کیا۔ اور اس سلسلہ میں ذرہ بھر بھی کوئی کمی بالنقص محسوس نہیں کیا گیا اسی طرح رہائش اور اجتماعات کے دوسرے انتظامات کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کے اراکین قابل شکریہ ہیں جنہوں نے ان تھک محنت سے سالانہ اجتماعات سے ۵ روز قبل اور ۳ دن بعد بھی ڈیوٹیاں دیں اور مہمانوں کی مخلصانہ خدمت اور اجتماعات کے جملہ پروگراموں کی تکمیل کے سلسلے میں ممکن سعی کی۔

اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو بہتر سے بہتر رنگ میں جزا عطا فرمائے۔ ان کے اخلاص میں برکت دے اور ہم سب کا ہمیشہ حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ آپ کو میٹرک کے امتحان میں کامیابی مبارک کرے اور آئندہ امتحان میں کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جامعہ احمدیہ مرکزی دینی درسگاہ ہے جہاں سے طلباء تعلیم حاصل کرکے باقاعدہ مربی بنتے اور تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور واپس کے بعد بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ . . . . . .
لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک عرصہ تک تعلیم حاصل کرکے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور . . . جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آ رہے"

ایسے طلباء جو اس سال میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرکے خدمت اسلام بجا لانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ کے داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ اگست ۷۳ء بروز ہفتہ ۸ بجے صبح ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

۳۲ بتیسواں سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ اور جملہ اراکین خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

جملہ مجالس اور اراکین مجالس ابھی سے شمولیت کی تیاری شروع کر دیں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احادیث الاخلاق

ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے۔ جسے محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نے بڑی خوبصورتی سے ترتیب دیا ہے۔

موجودہ بے راہ روی کے دور میں نوجوانوں کے لئے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے

قیمت فی کتاب -/۳ روپے

مینیجر تصنیف و اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوان متوجہ ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے اور اس ملک میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور سلسلہ کے کاموں کو مضبوطی سے چلانے کے لئے مجھے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ میں شروع سے بتاتا چلا آرہا ہوں کہ تحریک جدید کا کام وسیع کرنے کے لئے اگر ہماری جماعت اپنی ساری دولت بھی دیدے تب بھی اتنا روپیہ ہمارے ہاتھ میں نہیں آسکتا جس کے ذریعہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہم کام کر سکتے ہیں تو اس طرح کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں اور جو قلیل گزارے دیں ان پر جو ان کی حیثیت کے لحاظ سے قلیل ہوں کام کریں...... پس میں آج پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے آگے آئیں اور اس جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اس طرح کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنی جانیں احمدیت کی عزت کی حفاظت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

(الفضل ۸ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

جو نوجوان حضورؓ کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

حمیدہ بیگم زوجہ عبدالکریم صاحب عباسی وصیت نمبر ۱۱۲۶۸ کا موجودہ پتہ ضروری خط و کتابت کے لئے درکار ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ان کا ۱۹۵۳ء میں پتہ یہ تھا:
"لالوکھیت کراچی۔ بین روڈ۔ راشن شاپ نمبر ۱ امین الدین عباسی کو مل کر عبدالکریم عباسی کو ملے۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بتیسواں سالانہ اجتماع

مجالس اور جملہ اراکین خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز۔

جملہ مجالس اور اراکین مجالس ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"شمائل احمد"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "شمائل احمد" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس صحابہؓ کی بیان کردہ روایات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس زندگی کے واقعات کو بہت ہی ایمان افروز رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب پاکستان بننے سے پہلے قادیان میں چھپی تھی اور ایک عرصے سے نایاب تھی۔ اب مجلس نے اسے دوبارہ چھاپ دیا ہے۔ ہر احمدی بچے اور نوجوان کو یہ کتاب خود خرید کر پڑھنی چاہیئے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دینی چاہیئے تاکہ ان کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس زندگی کے حالات کا علم ہو سکے۔ قیمت فی نسخہ ڈیڑھ روپیہ۔ کتاب خط لکھ کر شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوا سکتے ہیں۔

(مینیجر شعبہ اشاعت)

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین
دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔
قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

۱۔ مکرم فضل کریم صاحب سیالکوٹ شہر	۱۱-۰۰
۲۔ " خواجہ ظفر احمد صاحب "	۵-۰۰
۳۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ "	۵-۰۰
۴۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب "	۱۰-۰۰
۵۔ " فضل الٰہی صاحب "	۱۰-۰۰
۶۔ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ منجانب حاجی ابراہیم صاحب	۱۰۰-۰۰
۷۔ " " معراج دین صاحب	۱۰۰-۰۰
۸۔ مکرم ڈاکٹر فضل احمد صاحب	۱۱-۰۰
۹۔ " حاجی محمد یعقوب صاحب	۳۰-۰۰
کل میزان	۲۸۲-۰۰

باسکٹ بال کا دلچسپ فائنل مقابلہ

آر۔ سی۔ ڈی (تنظیم علاقائی تعاون برائے ترقی) کی گیارھویں سالگرہ کی تقریبات کے سلسلہ میں سات جولائی کو فضل عمر باسکٹ بال کلب کورٹس میں آل ربوہ ٹورنامنٹ کا دلچسپ فائنل مقابلہ رات ۸ بجے تا ۹ بجے قمقموں کی روشنی میں فضل عمر کلب اور فرینڈز کلب کے مابین منعقد ہوا جس میں فضل عمر کلب ۴۳ کے مقابلہ میں ۸۸ پوائنٹس سے جیت گئی۔ فضل عمر کلب کے اعجاز رسول، متین چیمہ، وسیم الدین، سجاد احمد اور فرینڈز کلب کے نیاز احمد، طاہر احمد ورک، سید شکیل احمد کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔ ریفری کے فرائض مبارک احمد نے سرانجام دیئے۔ مہمان خصوصی جناب پروفیسر محمد علی چوہدری پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ و آنریری جنرل سیکرٹری سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن تھے۔ ٹیمیں مندرجہ ذیل کھلاڑیوں پر مشتمل تھیں۔

فضل عمر کلب:- اعجاز رسول۔ متین چیمہ۔ وسیم الدین۔ سجاد احمد۔ حافظ مسعود اقبال۔ سلیم الدین۔ محمد سرور۔ ناصر الدین۔ عبدالمالک۔

فرینڈز کلب:- انتصار احمد۔ ظہیر شاہ۔ نیاز احمد۔ طاہر ورک۔ سید شکیل احمد۔ کریم الدین۔ نصیر احمد محمود۔ ظفر احمد۔

محمد اسلم صابر
(سیکرٹری ٹورنامنٹ)

شادی خانہ آبادی

برادرم مکرم محمد ادریس صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظم اطفال ربوہ کی شادی خانہ آبادی مورخہ ۲۱ر جون ۱۹۷۵ء بروز جمعہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح عزیزہ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم ملک چراغ دین صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف کے ہمراہ ۱۲ر جون ۱۹۷۵ء کو ہوا تھا۔ مورخہ ۲۱ر جون کو ان کے والد محترم محمد اسمٰعیل صاحب محلہ دارالیمن نے دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی، اساتذہ و طلبہ جامعہ احمدیہ، عہدیداران مجلس مقامی اور دیگر اعزا و احباب نے شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک فرمائے اور اسلام اور احمدیت کی سربلندی کا موجب ہو۔ آمین

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ غلبہ اسلام کا بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل کی ذمہ داری خدائے تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے۔ (خلیفۃ المسیح الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی مہم نہایت اہم اور نازک دَور میں سے گزر رہی ہے

یہ دَور ہم سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۷ء کو خطبہ جمعہ کے دَوران فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کی رحمت میں بڑی وسعت ہے۔ وہ زمانہ کے بدلے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ قربانیوں کو بھی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اب اِس زمانہ میں قربانیاں اَور قسم کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے آپ کے لئے کہ آپ کو قربانیوں کے اُس مقام پر کھڑا نہیں رہنے دیا بلکہ اپنے بندوں کو جنہیں اس نے خلافت کے مقام پر کھڑا کیا بہت سے منصوبے سکھائے اور اس نے آپ کو قربانیوں کے میدان میں آگے سے آگے پہنچا دیا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات کو دیکھیں کس طرح آپ نے جماعت کے استحکام اور ترقی کی تدابیر کیں اور جماعت سے قربانیاں لیں۔ پھر ایک لمبا زمانہ خلافتِ ثانیہ کا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانۂ خلافت میں بھی آپ کو قربانی کے ایک مقام پر کھڑا نہیں رہنے دیا بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذہن میں نئے سے نئے منصوبے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اُسی کے ارادہ سے اور اُسی کے سکھانے سے آئے اور حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو قربانی کے میدان میں آگے سے آگے دھکیلا تاکہ اس زمانہ کے احمدیوں کی قربانیوں کی مشابہت صحابۂ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ حضرت مسیح موعودؑ کی قربانیوں سے ایک حد تک ہو جائے تا اسی قسم کے انعامات کے یہ بھی وارث ہوں۔

اب یہ خلافتِ ثالثہ کا زمانہ ہے۔ اور یہ تو اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے کہ کتنا لمبا عرصہ یہ رہے گا۔ لیکن آج میں ایک بات آپ کو بتا دیتا ہوں اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کی جو آسمانی مہم شروع کی گئی تھی آج وہ ایک نہایت ہی اہم اور نازک دَور میں داخل ہو چکی ہے اور جماعت احمدیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ آئندہ کم و بیش تیس سال تک اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچائے نیز اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچائے تا اللہ تعالیٰ ان قربانیوں اور ان دعاؤں کو قبول کرے اور وہ مقاصد حاصل ہوں جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اِس جماعت کو کھڑا کیا ہے۔

پس کم و بیش تیس سال کا عرصہ بڑا ہی اہم ہے بڑا ہی اہم ہے اور ہم سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے اور اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہے کہ اگر تم میری راہ میں انتہائی قربانیاں دو گے اور اسلام کے ہر حکم کے سامنے اپنے سروں کو جھکا دو گے، خالص مسلمان ہو جاؤ گے، اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کر لو گے تو مَیں تمہیں انتہائی اور عظیم انعام بھی دوں گا۔ پس ہم میں سے ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھے اور اس نازک اور اہم وقت میں انتہائی قربانیوں کو اپنے ربّ کے قدموں میں جا رکھے تاکہ اپنے ربّ کی پیار بھری نگاہ کا وہ مستحق اور وارث قرار دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہماری مدد کے لئے آسمانوں سے اُتریں اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہماری زندگیوں میں پُورا ہو کہ

"محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر دل میں گاڑ دی جائے گی۔"

(الفضل ۹ر جنوری ۱۹۶۸ء)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگی کا پہلا مرحلہ گزر گیا ہے دوسرا مرحلہ جاری ہے اس لئے آپ نے آپنے مزید $\frac{1}{15}$ وعدہ کی ادائیگی کرنی ہے۔ ابھی سے اس کی فکر کریں۔ تا کہ آپ کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے اگر کوئی وعدہ کنندہ پہلے سال کے بقایادار ہوں تو وہ مہربانی فرما کر جلد ادائیگی کر دیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

محترم چوہدری رحمت خان صاحب آف چک ۱۱-۶/۱۱ ضلع ساہیوال کی وفات

مورخہ ۱۲ر جولائی بوقت تین بجے بعد دوپہر خاکسار کے والد بزرگوار چوہدری رحمت خان صاحب وفات پا کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

والد صاحب مرحوم ۱۹۲۸ء میں چک ۶/۱۱ ضلع ساہیوال میں حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتدائی عمر سے ہی صوم و صلوٰۃ کے پابند اور سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں حتی الامکان حصہ لیتے اور تمام جماعتی امور میں دلچسپی لیتے تھے۔ ہر قسم کے چندہ جات بروقت ادا فرماتے۔ خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز اور ہمدرد بنی نوع انسان تھے۔

وفات سے چند روز قبل جگر اور دل اور گردوں پر ایسا عارضہ لاحق ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عنایت کرے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین۔

خاکسار ثناء اللہ پسر چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم
ساہیوال

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے نواسہ عزیز ناصر محمود انجنیئر کو جو حال ہی میں امریکہ گئے ہیں بعض پریشانیاں درپیش ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ ان کا چھوٹا بھائی عزیز ڈاکٹر خلیل محمود صاحب کراچی میں بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(ملک محمد الدین امین آبادی۔ دار الصدر ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(نغمانہ بنت ڈاکٹر عبد العزیز صاحب سندھی مرحوم)

۳۔ خاکسار کا فرد کا مسعود احمد بعمر چار سال بجلی لگ جانے سے شدید زخمی ہو گیا تھا۔ اب زخم آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت بچے کی کامل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (خواجہ منظور احمد محلہ دار الیمن غربی ربوہ)

۴۔ میرے بڑے بھائی ایم۔ رشید خان ایڈووکیٹ کی اہلیہ اور چھوٹی بچی رکشا پر جا رہی تھیں کہ اچانک ایک حادثہ پیش آیا۔ بھابی صاحبہ کی دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ زخم سی کر ہڈی پر پلستر لگایا گیا ہے۔ بچی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بالکل محفوظ رکھا۔ احباب سے جلد صحتیابی اور کامل شفا کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(انیس احمد خان۔ لاہور)

۵۔ مکرم عبد القدیر شاہین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(اشفاق احمد نائب قائد ضلع لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴